

69558 - كفار كے تہوار والے دن تجارت كرنا اور دوكانیں كھولنے كا حكم

سوال

كيا عيد اور تہوار كے روز تجارت كرنے اور دوكان كھولنے كى كوئى ممانعت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله:

اول:

مسلمان شخص كے ليے مسلمانوں كے تہوار (عيد الفطر اور عيد الاضحى) كے موقع پر اپنى دوكان اور سپر ماركيٹ كھولنے ميں كوئى حرج نہیں، ليكن شرط یہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء فروخت نہ كریے جو بعض لوگوں كے ليے اللہ كى معصیت اور نافرمانى ميں ممد و معاون ہوں۔

دوم:

رہا مسئلہ ان تہواروں كے روز دوكانیں اور سپر ماركيٹ كھولنے كا حكم جو غير مسلموں كے تہوار ہیں مثلاً: كرسمس، اور يہود و نصارى يا بدھ مت يا دوسرے ہندو تہوار تو اس ميں بھى دوكانیں كھولنے ميں كوئى حرج نہیں، ليكن شرط یہ ہے کہ وہ ان كے ليے كوئى ایسی چیز فروخت نہ كریے جس سے وہ اپنى اس معاصى اور نافرمانى والے كاموں ميں معاونت حاصل كر سكيں، مثلاً جھنڈياں اور تصاویر اور تہنيتى كارڈ اور فانوس، اور پھول، اور رنگ برنگے انڈے، اور ہر وہ چیز جو اپنا تہوار منانے ميں استعمال كرتے ہیں۔

اور اسی طرح وہ مسلمانوں كے ليے كوئى ایسی چیز فروخت نہ كریے جس كے استعمال سے وہ ان تہواروں ميں كفار كے ساتھ مشابہت ميں ممد و معاون ہوں۔

اس ميں اصل اور دليل یہ ہے کہ مسلمان شخص كو معصیت و نافرمانى كرنے اور اس كى معاونت كرنے كى بھى ممانعت ہے؛ كيونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ كا فرمان ہے:

اور نيكي و بھلائی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور تم گناہ و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

تعاون مت کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ تعالیٰ شدید سزا دینے والا ہے المائدة (2).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جو مسلمان ان کے تہوار میں ان کی مشابہت اختیار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے، چاہے وہ کھانا ہو یا لباس وغیرہ؛ کیونکہ اس میں برائی اور منکر میں معاونت ہوتی ہے " انتہی.

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (2 / 520).

اور وہ کہتے ہیں:

" اور مسلمانوں کا انہیں (یعنی کفار کو) ان کے تہواروں کے موقع پر وہ اشیاء فروخت کرنا جس سے وہ اپنے تہواروں میں ممد و معاونت لیتے ہوں چاہے وہ کھانا ہو یا لباس یا خوشبو اور پھول وغیرہ، یا انہیں یہ اشیاء بطور ہدیہ دینا، یہ سب کچھ انہیں حرام تہوار منانے میں ایک قسم کی معاونت میں شمار ہوتا ہے "

اور ابن حبیب مالکی رحمہ اللہ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

" کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مسلمانوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ نصاریٰ کو کوئی بھی ایسی چیز فروخت کریں جو انہیں ان کے تہوار منانے میں ممد و معاون ہو، نہ تو گوشت، اور نہ ہی سالن، اور نہ ہی لباس، اور نہ ہی انہیں کوئی سواری عاریتاً دی جائیگی، اور نہ ہی ان کے تہوار میں ان کی کسی بھی قسم کی ممد و معاونت کی جائیگی؛ کیونکہ یہ سب کچھ ان کے شرك کی تعظیم میں شامل ہوتا ہے، اور ان کے کفر پر ان کی معاونت ہے، مسلمان حکمرانوں کی ایسے کام کرنے سے روکنا چاہیے۔ امام مالک وغیرہ کا بھی یہی قول ہے، اس میں مجھے کسی بھی اختلاف کا علم نہیں "

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (2 / 526) الفتاویٰ الكبرى (2 / 489) احکام اهل الذمة (3 / 1250).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" اور اگر تو وہ اشیاء جو یہ لوگ خریدتے ہیں ان سے حرام کرام کا ارتکاب کرتے ہیں، مثلاً صلیب، یا شعانین (عیسائیوں کا تہوار) یا معمودیہ (انجیل کے کلمات پڑھ کر بچے پر پانی کے چھنٹے مار کر عسائی بنانا) یا دھونی کے

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

لیے خوشبو، یا غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، یا تصاویر وغیرہ، تو بلاشک و شبہ یہ حرام ہیں، مثلاً انہیں شراب بنانے کے لیے جوس فروخت کرنا، یا ان کے لیے گرجا اور چرچ تعمیر کرنا۔

اور رہا ان اشیاء کا مسئلہ جن سے وہ اپنے ان تہواروں میں کھانے پینے اور لباس میں معاونت حاصل کرتے ہوں، تو احمد وغیرہ کی اصول تو اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں، لیکن یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ امام مالک کا مسلک ہے، یا کہ کراہت تنزیہی؟

زیادہ شبہ تو یہی ہے کہ اس کے ہاں اس طرح کی دوسری اشیاء کی طرح یہ بھی کراہت تحریمی ہے، کیونکہ فساق اور شرابی قسم کے افراد کے لیے روٹی اور گوشت وغیرہ فروخت کرنی جائز نہیں جو اس کے ساتھ شراب نوش کریں گے، اور اس لیے بھی کہ یہ اعانت باطل دین کے اظہار کی متقاضی ہے، اور ان کے تہواروں اور اسے ظاہر کرنے میں لوگوں کا زیادہ جمع ہونا ہے، جو کہ کسی ایک معین شخص کی معاونت سے بھی بڑھ کر ہے "

دیکھیں: الاقتضاء الصراط المستقیم (2 / 552)۔

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا:

جس کافر کے متعلق علم ہو کہ وہ خوشبو اپنے بت کو لگاتا ہے اسے کستوری فروخت کرنے، اور جس کافر کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ اسے ذبح کیے بغیر کھائیگا جانور فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

ان کا جواب تھا:

" دونوں صورتوں میں ہی اسے فروخت کرنا حرام ہے، جیسا کہ ان (یعنی علماء) کے قول میں یہ بات شامل ہے کہ: جس کے متعلق بھی فروخت کرنے والے کو یہ علم ہو جائے کہ خریدار اس چیز کے ساتھ نافرمانی کا ارتکاب کریگا وہ چیز اسے فروخت کرنی حرام ہے، اور بت کو خوشبو لگانا اور ذبح کیے بغیر اس جانور کا قتل کرنا جسے ذبح کیا جاتا ہو یہ دونوں ہی نافرمانیاں اور عظیم معصیت ہیں، چاہے ان کی طرف بھی نسبت ہو، کیونکہ صحیح بات یہی ہے کہ کفار بھی مسلمانوں کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کی فروع پر عمل پیرا ہونے کے مخاطب ہیں، اس لیے کسی بھی ایسی چیز کو ان کے لیے فروخت کرنا جائز نہیں جو اس عظیم معصیت و نافرمانی میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہو، اور یہاں علم ظن غالب ہے۔

واللہ اعلم. انتہی۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

ماخوذ از: الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ (2 / 270) .

حاصل یہ ہوا کہ: کفار کے تہواروں میں مسلمانوں کے لیے اپنی دوکانیں اور سپر مارکیٹ دو شرطوں کے ساتھ کھولنی جائز ہیں:

پہلی شرط:

ان کفار کے لیے کوئی بھی وہ چیز فروخت نہ کی جائے جس سے وہ اپنا تہوار منانے میں معاونت حاصل کریں، اور اسے معصیت و نافرمانی میں استعمال کریں۔

دوسری شرط:

مسلمانوں کو بھی وہ اشیاء فروخت نہ کی جائیں جو ان تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے میں مدد و معاون ہوں۔

بلا شك و شبه اس وقت ان تہواروں کے لیے کچھ مخصوص اور معلوم اشیاء پائی جاتی ہے جو ان تہواروں میں استعمال ہوتی ہیں: مثلاً تہنیتی کارڈ، اور تصاویر، اور مجسمے اور صلیب، اور بعض درخت، تو ان اشیاء کی فروخت جائز نہیں، اور اصل میں انہیں اپنی دوکان اور سپر مارکیٹ میں داخل ہی نہیں کرنا چاہیے۔

اور اس کے علاوہ باقی وہ اشیاء جن کا استعمال ان تہواروں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے، دوکان والے اور سپر مارکیٹ کے مالک کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ جس کی حالت سے علم ہو جائے کہ وہ یہ اشیاء حرام کام میں استعمال کریگا، یا وہ اس تہوار کو منانے میں استعمال کریگا، یا اس کے متعلق اس کا ظن غالب ہو کہ وہ ایسا ہی کریگا مثلاً لباس، خوشبو، اور کھانے والی اشیاء تو وہ اسے یہ اشیاء فروخت نہ کرے۔

واللہ اعلم .